اسلامیات

اسلام کا تصور اور کیسے یہ آج کے دوسرے مذاہب سے ممتاز ہے۔

تعارف:

اسلام لفظ عربی حرف سلم سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں سر تسلیم خم کرنا اور امن وغیرہ۔ اصطلاحی معنی میں اسلام سے مراد اللہ کے سامنے اس کی رضا و خوشنودی کے لئے سر تسلیم خم کرنا ہے۔ تصور اسلام یہ ہے کہ یہ مذہب نہیں بلکہ دین ہے یعنی ایک مکمل ضابطہ حیات اور یہ ایک عالمی اور دائمی دین ہے جسے اللہ نے قیامت تک کے لئے چن رکھا ہے۔

تصور اسلام:

اسلام ایک دین ہے جو انسانوں کی انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ ان کی سماجی یعنی اجتماعی زندگی کے لئے بھی واضح اصول مقرر کرتا ہے۔ یہ صرف عبادات و عقائد کا ہی مجموعہ نہیں بلکہ ہر اس نظام کا بھی احاطہ کرتا ہے جو انسان کو اللہ کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرنے میں مدد گار ثابت ہوں۔

Discuss this part in more detail by giving subheadings

Scanned with CamScanner

کیسے اسلام آج کے دوسرے مذاہب سے منفرد اور ممتاز ہے:

مندرجہ ذیل حقیقتیں اسلام کو آج کے دوسرے مذاہب سے منفرد بناتی ہیں۔

1۔ مذہب نہیں، دین:

اسلام دین ہے۔ اسلام کے دائرے میں کیا جانے والا ہر کام چاہے وہ عبادات و عقائد سے ہٹ کر ہو، ایک عبادت ہے۔

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے (القرآن)

Try to add the Arabic of quranic ayats

چونکہ ہر وقت عبادت ممکن نہیں اس لئے ایک مسلمان کا کیا جانے والا ہر کام عبادت بن جاتا ہے بشرطیکہ وہ اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہو۔

2۔ عالمی دین:

اسلام ایک عالمی دین ہے
مثال کے طور پر یہودیت کی طرح صرف یہودیوں مسلمانوں تک محدود نہیں جیسے یہودیت صرف یہودیوں پر

پیدا ہونے والوں کے لئے مخصوص ہے۔ قرآن میں ہے کہ

"آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سب لوگوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

(القرآن)

قرآن بعض جگہ لوگوں کو مخاطب کرتا ہے یعنی اسلام جو کہ ایک عالمی مذہب ہے اس کی کتاب بھی کل عالم کے لئے ہے۔

3. دائمی مذہب:

قرآن میں اس چیز کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مذہب دائمی ہے۔ قیامت تک آنے والوں کے لئے خدا کا پسندیدہ دین ہے۔ قرآن میں ہے کہ

"آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کر لیا۔"

یعنی اللہ نے قیامت تک آنے والوں کے لئے اس نعمت کو پورا کر دیا جو کہ اسلام ہے

- Relate your headings and arguments to the qs statement. comparison with other religions

Scanned with CamScanner

4۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا:

باقی الہامی کتب کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہے مگر قرآن کے بارے میں اللہ کا کہنا ہے کہ

"ان نحن نزلنا الذکر وان له لحفظون

بے شک ہم نے یہ ذکر نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"

(القرآن)

پس اسلام کا مقام ایک اور لحاظ سے باقی مذاہب سے جدا ہے کہ اس کی کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لیا۔

5۔ تمام نظام فراہم کرتا ہے:

باقی مذاہب صرف انفرادی زندگی سے متعلق رہنمائی کرتے ہیں جبکہ اسلام اجتماعی زندگی کے لیے ضروری نظام بھی فراہم کرتا ہے جن میں اقتصادی، سماجی، انتظامی اور ~~تعلیم کا~~ نظام عدل شامل ہیں۔

مثال کے طور پر اقتصادی نظام میں زکوۃ اور صدقات کا باقاعدہ نظام دولت کی ذخیرہ اندوزی کو ختم کرتا ہے اور

Add and highlight references and examples against these arguments

دولت گردش میں رہتی ہے۔

6۔ عقل پر مبنی دین:

اسلام عقل اور تدبر کی حمایت کرتا ہے۔ اسلام میں اجتہاد اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ دین سکوت کا شکار نہیں بلکہ قرآن و سنت کی بنیاد پر نئے آنے والے مسائل کے حل کی طرف راغب کرتا ہے اسلام میں مشاورت کا تصور بھی اس لیے ہے کہ معاملات میں عقل و حکمت سے کام لیا جا سکے۔

4

Add more arguments. A 20 marks answer should have around 15 subheadings and be on 7-9 pages

حاصل کلام:

مختصر یہ کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ مذہب نہیں بلکہ خدا کا پسندیدہ دین ہے جو آج کے باقی مذاہب سے الگ ہے۔ یہ عالمی، ابدی اور عقل پر مبنی دین ہے جس کی بناوٹ کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لیا۔ یہ انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی کا بھی احاطہ کرتا ہے اور زندگی گزارنے کے لیے سہولیات، عبادات اور عقائد کے ساتھ ساتھ ثقافتی، اقتصادی، انتظامی اور علمی

17

نظام بھی فراہم کرتا ہے۔

غزوات مہمات میں رسول ﷺ کی حکمت عملی:

تعارف:

انسانی زندگی کے ہر پہلو میں رسول ﷺ کی ذات اقدس سے رہنمائی ملتی ہے چاہے وہ جنگی حکمت عملی ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن میں ہے کہ

"تمہارے لیے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"۔

جب خدا نے اس حقیقت کو قرآن کا حصہ بنایا ہے تو یقیناً غزوی مہمات میں آپ ﷺ کی حکمت عملی بھی قابل غور ہے۔

جنگی مقاصد میں تبدیلی:

رسول ﷺ نے جنگی مقاصد کو یکسر بدل دیا۔ آپ ﷺ کی فوجی مہمات کسی قبیلے کے نام کی سربلندی یا پھر کسی ذاتی مفاد کی خاطر نہ تھیں بلکہ ان کا مقصد اللہ کی وحدانیت اور اسلام کے دین کی سربلندی کو قائم کرنا تھا۔

Minimum description under a heading should be 5 lines

جاسوسی سرگرمیاں:

آپ ﷺ خود بھی جنگ بدر میں جاسوس بن کر دشمن کے لشکر کا پتا کرنے گئے اور صحابہ کو بھی جاسوسی کے لیے بھیجا کرتے تھے۔

جدید جنگی آلات کا استعمال:

جب شہر طائف کا محاصرہ کرنے کا وقت آیا تو رسول ﷺ نے منجنیق کا استعمال کیا جسے مسلمانوں نے ایجاد نہیں کیا تھا مگر اسے استعمال کرنا بہترین حکمت عملی تھی۔

References?

انتہائی رازداری:

رسول ﷺ انتہائی رازداری سے کام لیتے تھے یہی وجہ تھی کہ فتح مکہ کے وقت ابوسفیان کچھ دوسرے سرداروں کے ساتھ معمول کے گشت پر نکلا اور مسلم فوج نے ان کو گھیر لیا اور حراست میں لے لیا۔ رازداری کا یہ عالم تھا کہ کبھی کسی کو اپنے لشکر کا کچھ معلوم نہ ہونے دیتے تھے۔

اہمیت کے حامل مقامات پر مسلم فوج کی تعیناتی:

بدر میں پانی کے چشموں پر مسلمانوں

کا قبضہ تھا۔ احد میں جبل عینین پر مسلم فوج تعینات کی گئی۔ یوں مشاورت سے بہترین حکمت عملی اپناتے ہوئے اہمیت کے حامل مقامات پر مسلمان قبضہ کر لیا کرتے اور یہ رسول ﷺ کی بصیرت کا ہی نتیجہ تھا۔

مشاورت کی اہمیت:

رسول ﷺ جنگی مہمات سے قبل صحابہ کے ساتھ مشاورت کرتے۔ بدر میں لڑنے یا نہ لڑنے کا مشورہ کیا۔ احد میں مشورہ کیا کہ مدینہ کے اندر رہ کر لڑا جائے یا باہر جا کر۔ غزوہ خندق میں حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے پر خندق کھودی تاکہ اتنے بڑے دشمن لشکر کا مقابلہ کیا جائے۔

رسول ﷺ کے قائم کردہ جنگی اصول:

بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور جنگ میں حصہ نہ لینے کے قابل دوسروں سے لڑنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح لاشوں کو مثلہ کرنے سے بھی منع کیا۔ ماحول کا خیال رکھنے کا حکم جاری کیا اور کھیتوں اور بستیوں کو جلانے سے منع فرمایا۔

اہلیت کی بنیاد پر تعیناتی:

جو لوگ سپہ سالار بننے کے اہل ہوتے صرف انہیں ہی اس اہم کام کو سر انجام دینے کے لئے تعینات کیا جاتا۔ چاہے وہ عمر میں اسامہ بن زید رض کی طرح کم سن ہی ہوں اور چاہے وہ خالد بن ولید رض کی طرح نسبتاً بعد میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہوں۔

فتنے کے خاتمے کے لئے قوت اکٹھی کرنا:

چونکہ رسول ﷺ کی جنگی مہمات کا مقصد اللہ رب العزت کی ہدایات کے مطابق فتنے اور فساد کا خاتمہ تھا، رسول ﷺ اس مقصد میں کامیابی کی خاطر قوت تیار رکھتے۔ قرآن میں اللہ کا فرمان ہے کہ

"اور ان سے لڑنے کے لئے قوت
سے اور صحت مند گھوڑوں سے
تیار کر رکھو کہ اس سے اللہ
کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں
اور دوسروں پر خوف بیٹھتا ہے"

(القرآن)

یوں خدا کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے رسول ﷺ بہترین حکمت عملی سے کام لیتے تاکہ اللہ کے دین کی سربلندی قائم ہو سکے۔

خلاصہ:

مختصر یہ کہ رسول ﷺ نے اپنی فوجی مہمات میں شعار، جاسوسی، مشاورت، نئے جنگی آلات، مقاصد کی تبدیلی اور جنگی اصولوں کی تبدیلی جیسی حکمت عملیوں سے کام لیا جو انتہائی مؤثر تھیں اور خدا کے دین کی نصرت اور سربلندی کے قیام کے لیے مددگار ثابت ہوئیں۔ نیز رسول ﷺ کی زندگی میں سپہ سالاروں کے لئے بھی بہترین نمونہ موجود ہے۔